

اس: عصرِ حاضر میں امتِ مسلمہ کو کون کونسے مسائل کا سامنا ہے۔
قرآن کی روشنی میں اس کا حل بیان کریں۔

Start with the introduction of the answer

عصرِ حاضر میں امتِ مسلمہ کو درپیش مسائل اور حل

عصرِ حاضر میں امتِ مسلمہ کو متعدد مسائل کا سامنا ہے، جن میں سماجی، معاشی، سیاسی اور مذہبی چیلنجز شامل ہیں۔ یہ مسائل و مشکلات ذاتی زندگی سے متعلق بھی ہیں اور اجتماعی نظم سے بھی اور انفرادی زندگیوں میں بھی بے شمار کوتاہیاں دیکھنے میں آرہی ہیں اور معاشرتی سطح پر بھی گزوریوں بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ عوام کو اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہئے اور حکمرانوں کو بھی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہئے۔ جب عوام، رعایا اور حکمران، فرد اور معاشرہ سب اپنی گزوریوں اور ذمہ داریوں کا احساس و ادراک کر کے ان اسباب کے نزالے کی کوشش کریں گے تب ہی لیٹری کے آثار نمودار ہوں گے۔ امتِ مسلمہ کو اس وقت جن مسائل کا سامنا ہے ان میں سے نمایاں مسائل درج ذیل ہیں۔

۱۔ سیاسی عدم استحکام :-

عصرِ حاضر میں امتِ مسلمہ کو سیاسی عدم استحکام

کا سامنا ہے، جو کئی مسلم ممالک میں جاری داخلی تنازعات،
 حکومتوں کی غیر مستحکم پالیسیوں اور بیرونی مداخلت کی
 وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ مشرق وسطیٰ، شمالی افریقہ اور
 جنوبی ایشیا کے کئی ممالک، جیسے شام، یمن،
 لیبیا اور عراق میں خانہ جنگیاں اور سیاسی انتشار
 معمول بن چکے ہیں جس کے نتیجے میں لاکھوں لوگ
 بے گھر ہو چکے ہیں اور بنیادی ڈھانچے تباہ ہو چکے
 ہیں۔ حکومتی عدم استحکام اور عوامی احتجاجات نے
 ان ممالک کی اقتصادی اور سماجی حالت کو مزید
 رگاڑ دیا ہے۔ اور سیاسی قیادت کی کمی اور عدل و
 انصاف کی عدم موجودگی ان مسائل کو مزید گہرا
 کر دیا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں اس عدم استحکام
 کا حل انصاف، ثقافت اور عوامی شمولیت پر

Try to add the Arabic of quranic
 ayats

سورة النساء آیت 59 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

” اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی

اطاعت کرو اور اپنے حاکموں کی بھی۔“

اس آیت کی روشنی میں، مسلمانوں کو اپنے حکمرانوں

کی اطاعت کرنی چاہیے اور عدل و انصاف کو فروغ

دینا چاہیے۔

ایک حدیث میں رسول اللہ کے فرمایا:

” قیادت میں انصاف سب سے اہم ہے۔“

اس حدیث کے مطابق ہمیں اپنے سیاسی نظام میں انصاف

کو ضرورتاً دست دینا چاہیے۔

2. انتہاپسندی اور دہشتگردی :-

عصر حاضر میں اُمتِ مسلمہ کو انتہاپسندی اور دہشت گردی جیسے سنگین مسائل کا سامنا بھی ہے جو نہ صرف عالمی امن کے لیے خطرہ ہیں بلکہ اسلامی دنیا کی ترقی اور استحکام کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ داعش، القاعدہ، طالبان اور یوکرین جیسی شدت پسند تنظیمیں اسلام کی غلط تشریحات کو بنیاد بنا کر دہشت گردانہ کاروائیاں کرتی ہیں جس سے بے گناہ مسلمانوں کی جائیں ضائع ہوئی ہیں اور اسلامی معاشروں میں خوف و ہراس پھیلتا ہے۔ ان تنظیموں کی کاروائیاں نہ صرف مقامی سطح پر بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی امن و امان کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ اور مسلمانوں کو عالمی سطح پر بدنام کرتی ہیں۔

قرآن و سنت کی روشنی میں اس کا حل اعتدال پسندی، تعلیم و تربیت اور علماء کی صحیح رہنمائی شامل ہے تاکہ انتہاپسندی اور دہشت گردی کے ناسور کو جڑ سے اکھاڑا جاسکے۔

سورۃ البقرہ آیت 143 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

”اور اللہ کی راہ میں اعتدال اختیار کرو“

اس آیت کے مطابق تمام مسلمانوں کو اعتدال پسندی اپنانی چاہیے۔

ایک حدیث میں رسولؐ نے فرمایا :

”دین میں سختی نہ لراؤ“

یعنی اس حدیث کے مطابق ہمیں دینی تعلیمات کو صحیح معنوں میں سمجھنا اور انتہاپسندی سے بچنا چاہیے۔

Keep the description of a single heading a bit brief and increase the number of arguments instead.

3. تعلیمی پسماندگی :-

اُمتِ مسلمہ کو تعلیمی پسماندگی کا سامنا بھی ہے جو کئی مسلم ممالک میں ناقص تعلیمی نظام، جدید تعلیم کی کمی اور تعلیمی معیار کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ بہت سے مسلم ممالک میں تعلیمی محنت کم ہے، اساتذہ کی تربیت ناکافی ہے اور تعلیمی اداروں کی حالت خستہ ہے جس کے نتیجے میں نوجوان نسل عالمی معیار کے مطابق تعلیم حاصل نہیں کر رہی۔ اسی سبب نوجوان نسل اعلیٰ معیار کی تعلیم کے لیے دوسرے ممالک جا کر حاصل کرتے ہیں۔ اس تعلیمی پسماندگی کی وجہ سے مسلمان ممالک عالمی مقابلے میں پیچھے رہ گئے ہیں اور ان کی اقتصادی و سماجی ترقی متاثر ہو رہی ہے۔ اس مسئلے کا حل علم کی طلب کو فروغ دینا، تعلیمی اداروں کی بہتری اور جدید و دینی علوم کو پلجا کر معیاری تعلیم فراہم کرنا ہے۔

سورة العلق آیت 1 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :
”پرٹھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔“
یہ آیت تمام انسانوں کو بتاتا ہے کہ اسلام نے علم حاصل کرنے لبر بہت زور دیا ہے۔

حدیث میں حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے :
”علم حاصل کرنا ہر مسلمان ہر اور عورت پر فرض ہے۔“

یہ حدیث ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمیں جدید اور دینی تعلیم دونوں میں محنت کرنی چاہیے۔

۱. غربت و بے روزگاری کا مسئلہ :-

امت مسلمہ کو بہت سے معاشی مسائل کا سامنا ہے جن میں غربت، بے روزگاری، اقتصادی عدم مساوات اور وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم شامل ہیں جو متعدد مسلم ممالک میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ کئی مسلم ممالک قدرتی وسائل کی فراوانی کے باوجود، اپنی آبادی کو بنیادی ضروریات فراہم کرنے میں ناکام ہیں۔ جس کے نتیجے میں انھوں نے مسلمان خط غربت سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ اس غربت کی وجہ سے صحت، تعلیم اور معیار زندگی جیسے بنیادی انسانی حقوق متاثر ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ، بدعنوانی، ناقص حکومتی پالیسیوں اور عالمی معاشی نظام میں غیر منصفانہ شرکت کی وجہ سے بھی مسلم ممالک کی اقتصادی حالت کمزور ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں اس مسئلے کا حل زکوٰۃ، صدقہ، اور معاشرتی فلاح و لیبر کے اصولوں پر مبنی اسلامی اقتصادی نظام کا نفاذ شامل ہیں۔

سورة البقرہ آیت 254 میں ارشاد ہے:

”اور جو کچھ ایم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے فرج کرو، اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے“

رسول اللہ نے جی معاشرتی سہ آہنگی اور ضرورت مندوں کی مدد پر زور دیا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آپ نے فرمایا:

”فریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرو۔“
ان اصولوں پر عمل پیرا ہو کر ہی اُمت مسلمہ معاشی
رُزقی اور استحکام حاصل کر سکتی ہے۔

5. فرقہ واریت:-

اس وقت فرقہ واریت بہت بڑا مسئلہ ہے جو
مختلف فرقہ وارانہ اختلافات کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور
عزیر مسلم اس کا بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ سنی، شیعہ،
ویہابی اور دیگر فرقوں کے درمیان اختلافات نے شدید
کٹنگی اور تشدد کی صورت اختیار کر لی ہے جس سے
مسلم معاشروں میں انتشار اور باہمی دشمنی بڑھ رہی ہے۔
یہ فرقہ واریت نہ صرف مسلمانوں کی وحدت اور یکجہتی
کو نقصان پہنچا رہی ہے بلکہ بیرونی طاقتوں کو
مداخلت کا موقع بھی فراہم کرتی ہے۔ قرآن و سنت کی
روشنی میں فرقہ واریت کا حل اتحاد و اتفاق، بھائی
چاہے اور رواداری پر مبنی اسلامی تعلیمات شامل ہے۔
سورۃ آل عمران آیت 103 میں ارشاد ہے:

”اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو۔“
حدیث میں حضرت محمدؐ نے فرمایا ہے کہ:

”مسلمان ایک جسم ہیں، جہ ایک جگہ
درد میں ہوتا ہے تو پورا جسم درد محسوس کرتا ہے۔“
ان تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ہی اُمت مسلمہ فرقہ واریت کے
ناسور کو ختم کر سکتی ہے اور ایک مضبوط و متحد معاشرہ
قائم کر سکتی ہے۔

6. انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں :-

انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کئی مسلم ممالک

میں عام ہیں۔ ان خلاف ورزیوں میں آزادی اظہار

پر پابندیاں، خواتین کے حقوق کی پامالی یا حق تلفی،

مذہبی اور نسلی اقلیتوں کے ساتھ امتیازی سلوک اور

بنیادی انسانی حقوق کی فریبی میں ناکامی شامل ہیں۔

حکومتی جبر، غیر منصفانہ قوانین اور انصاف کے نظام

کی خامیوں کی وجہ سے عام شہریوں کے حقوق محفوظ

نہیں ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں انسانی حقوق

کی خلاف ورزیوں کا حل عدل و انصاف، انسانی کرامت

کی حفاظت اور سب کے ساتھ مساوی سلوک پر مبنی

اسلامی تعلیمات کا نفاذ شامل ہیں۔

سورۃ الاسراء آیت 70 میں ارشادِ ربانی ہے :

”بے شک ہم نے آدم کو عزت بخشی ہے۔“

اور رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ :

”ہم میں سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کے لیے بہتر ہو۔“

ان تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ہی امت مسلمہ انسانی

حقوق کی خلاف ورزیوں کو ختم کرے ایک عادلانہ اور

منصفانہ معاشرہ قائم کر سکتی ہے۔

7. بین الاقوامی تعلقات :-

یہ بین الاقوامی تعلقات کے مسائل تعصب،

اسلام و فوجیہ اور عالمی سطح پر منفی پروپیگنڈے کی وجہ

سے پیدا ہوتے ہیں۔ مغربی ممالک میں مسلمانوں کے خلاف
 بڑھتا ہوا تعصب اور نفرت انگیز رویے نہ صرف مسلمانوں
 کی زندگیوں کو مشکل بنا رہے ہیں بلکہ بین الاقوامی
 سطح پر مسلمانوں کی تصویر کو بھی مسخ کر رہے ہیں۔
 عالمی سیاست میں مسلم ممالک کو دباؤ اور عدم تعاون
 کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے ان کی اقتصادی
 و سماجی ترقی متاثر ہوتی ہے۔ قرآن و سنت کی
 روشنی میں بین الاقوامی تعلقات کے مسائل کا حل
 اسلامی اخلاقیات، عدل و انصاف اور عالمی بھائی چارے
 کے اہولوں پر مبنی سفارتی حکمت عملی شامل ہیں۔
 سنوۃ الحجرات آیت 13 میں اللہ فرماتے ہیں :
 ” اے لوگو! تم نے تمہارے ایک مرد اور عورت سے
 پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا
 تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔“

اور رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ :

” تم لوگوں کے ساتھ نرمی اختیار کرو، سختی نہ کرو۔“
 اس حدیث کے مطابق ہمیں غیر مسلموں کے ساتھ حسن
 سلوک اور بہتر تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرنی
 چاہئے۔ تاکہ امت مسلمہ اپنے تعلقات عالمی سطح پر بہتر
 بنا سکیں۔

8۔ سائنس اور ٹیکنالوجی میں پیچھے رہنا۔

امت مسلمہ کو سائنس اور ٹیکنالوجی میں پیچھے

رہنے کا مسلم بھی درپیش ہے جس کی وجہ سے مسلم ممالک
 عالمی ترقی کی دوڑ میں پسماندہ رہ گئے ہیں۔ تحقیق و
 ترقی میں کم بلکہ داری، تعلیمی اداروں میں جدید
 علوم کی کمی اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں ناکافی
 مواقع نے مسلمانوں کو سائنس اور ٹیکنالوجی میں پیچھے
 دھکیل دیا ہے۔ یہ پسماندگی نہ صرف اقتصادی ترقی میں
 رکاوٹ ہے بلکہ عالمی سطح پر مسلمانوں کی پوزیشن
 اور خود مختاری کو بھی متاثر کرتی ہے۔ قرآن و سنت کی
 روشنی میں اس مسئلے کا حل علم کی طلب کو فروغ
 دینے، تعلیمی نظام میں اصلاحات اور سائنسی تحقیق
 کی حوصلہ افزائی ہے۔

سورۃ الحج آیت 13 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”اور اللہ نے تمہارے لیے زمین میں جو کچھ
 ہے، اُسے تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے۔“

اس آیت سے ہمیں یہ پتہ / معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں تحقیق
 اور جدید علوم میں بھی پیش رفت کرنی چاہیے۔ تاکہ
 عالمی سطح پر اپنا مقام بحال کر سکے۔

حدیث میں رسولؐ نے فرمایا ہے کہ:

”علم حاصل کرو، پھر پچھن جانا پڑے۔“

دوسری جگہ رسولؐ نے فرمایا:

”علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر
 فرض ہے۔“

۹. قدرتی وسائل کا غیر مؤثر استعمال :-

امت مسلمہ کو درپیش مسائل میں سے قدرتی وسائل کا غیر مؤثر استعمال ہی اہم مسئلہ ہے جس کی وجہ سے کئی مسلم ممالک وسیع قدرتی دولت کے باوجود اقتصادی اور سماجی رتقی میں پیچھے رہ گئے ہیں۔ تیل، گیس، معدنیات اور زرعی وسائل کی فراوانی کے باوجود ان کا غیر منصفانہ اور ناقص استعمال، بدعنوانی اور منسوب بندی کی کمی کی وجہ سے عوامی فلاح و بہبود کے لیے صحیح طور پر استعمال نہیں ہو پایا۔ اس کے نتیجے میں غربت، بے روزگاری اور اقتصادی عدم استحکام جیسے مسائل بڑھتے جا رہے ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں اس مسئلے کا حل وسائل کے مؤثر اور منصفانہ استعمال، شفافیت اور امانت داری کے اصولوں پر عمل کرنا شامل ہیں۔

سورة الاغراف آیت ۳۱ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :

”اور کھاؤ اور پیو، لیکن اسراف نہ کرو، بے شک اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“

اس آیت کے مطابق ہمیں وسائل کا صحیح استعمال کرنا چاہئے۔ تاکہ عوام کی فلاح و بہبود کو یقینی بنا یا جاسکے۔

۱۰. ماحولیاتی مسائل :-

ماحولیاتی مسائل ایک اہم مسئلہ ہے جو لڑھکتی

ہوئی آبادی، غیر مستحکم ترقیاتی پالیسیوں اور قدرتی وسائل
 کے غیر محتاط استعمال کی وجہ سے شدت اختیار کر رہے
 ہیں۔ ماحولیاتی آلودگی، پانی کی قلت، جنگلات کی
 کٹائی اور ~~رسوائی تبدیلی~~ جیسے مسائل نہ صرف مسلم
 ممالک کی معیشت اور صحت عامہ کو متاثر کر رہے ہیں
 بلکہ عالمی ماحولیات پر بھی منفی اثرات ڈال رہے
 ہیں۔ کئی مسلم ممالک میں ~~صحتی~~ اور شہری آبادی
 کے پھیلاؤ نے ماحولیاتی نظام کو بگاڑ دیا ہے، جس کی
 وجہ سے قدرتی آفات اور موسمی تغیرات کا خطرہ
 بڑھ گیا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں، ماحولیاتی
 مسائل کا حل قدرتی وسائل کی حفاظت، اعتدال
 اور توازن کے اصولوں پر مبنی ترقیاتی پالیسیوں کا

نفاذ شامل ہیں۔

سورة البقر آیت ۱۱

”اور زمین میں فساد نہ پھیلائے۔“

اس آیت کے مطابق ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ماحول اور
 زمین کی تحفظ کا خیال رکھیں۔

حدیث میں رسول فرماتے ہیں:

”زمین پر زبردت لگاؤ اور اُسے آباد کرو۔“

یہ حدیث ہمیں سکھاتی ہے کہ ہمیں ماحولیاتی مسائل
 کے حل کے لیے شجر کاری اور قدرتی وسائل کے
 تحفظ پر زور دینا چاہیے۔

۱۱۔ مسلمان ریاستوں کو داخلی طور پر منتشر کرنا۔

تمام مسلمانوں کو داخلی انتشار کا سامنا ہی ہے جسے بیرونی طاقتیں مختلف حربوں سے مزید ہلوا دے رہی ہیں۔ مسلم ممالک کے اندر فرقہ واریت، نسلی اور لسانی تنازعات اور سیاسی تقسیم کے ذریعے داخلی استحکام کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ یہ بیرونی مداخلتیں نہ صرف مسلم ریاستوں کی خود مختاری کو جھٹکتی ہیں بلکہ ان کی اقتصاد اور سماجی رشتوں کو بھی ٹوٹ دیتی ہیں۔ داخلی انتشار کی وجہ سے مسلم ممالک اندرونی تنازعات میں الجھ کر رہ جاتے ہیں اور ایک مہبوط اور متحد موقف اختیار کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں، اس صیقلے کا حل اتحادِ امت، عدل و انصاف اور باہمی احترام کے اصولوں پر صیقلی نظام کا قیام ہے۔

سورة آل عمران آیت 3۱۵ میں اللہ فرماتا ہے:

”اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور

توفیقہ نہ ڈالو۔“

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مومن مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے جس کا

ایک حصہ دوسرے حصے کو مہبوط کرتا ہے۔“

ان اصولوں پر عمل کر کے ہی امت مسلمہ داخلی انتشار

پر قابو پاسکتی ہے اور بیرونی مداخلتوں کا مؤثر

مقابلہ کرسکتی ہے۔

۱۔ اسرائیل کی صورت میں یہودی ریاست کی تشکیل :-

امتِ مسلمہ کو اسرائیل کی صورت میں یہودی

ریاست کے مسئلے کا سامنا بھی ہے، جس نے مشرق وسطیٰ

میں سیاسی اور انسانی بحران کو جنم دیا ہے۔ 1948ء میں

اسرائیل کے قیام کے بعد فلسطینی عوام اپنے وطن سے

محروم ہو گئے ہیں اور اسرائیل مسلسل فلسطین کی نسل

کشتی کر رہا ہے جس کی وجہ سے فلسطینی عوام مسلسل

ظلم و ستم، جبر اور انسانی حقوق کی پامالی کا شکار ہیں۔

بیت المقدس، جو مسلمانوں کا تیسرا مقدس ترین مقام

ہے، بھی تنازعے کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اسرائیل کی توسیع

پسندانہ پالیسیاں، فلسطینی علاقوں پر قبضہ اور یہودی

بستیوں کی تعمیر سے خطے میں کشیدگی بڑھتی جا رہی ہے۔

بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی اور مسلم دنیا کی

مکڑور سیاسی اور عسکری پوزیشن نے اس مسئلے کو

مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں اس

مسئلے کا حل عدل و انصاف کا قیام، اتحاد امت مسلمہ،

بین الاقوامی برادری کے ذریعے منصفانہ حل کی تلاش

شامل ہے۔

سورة البقرہ آیت 153 میں ارشاد ہے :

” اے ایمان والو! ہبہ اور قاز سے مدد حاصل کرو۔“

بے شک اللہ ہبہ کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

اور حضرت محمدؐ نے فرمایا ہے :

” مومن مومن کے لیے دیوار کی طرح ہے، جس کا

ایک حصہ دوسرے حصے کو ملبو ط کرتا ہے۔“

Discuss the solutions under separate headings

ایک حدیث میں حضرت محمدؐ نے فرمایا کہ :
” تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے
اس کی رعایت کے بارے میں سوال ہوگا۔“
ان اہم لوگوں پر عمل کر کے مسلمان اپنی دینی شناخت
اور اسلامی قوانین کی حفاظت کر سکتی ہے۔

خلاصہ بحث :-

درج بالا بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ عام اسلام
کو اس وقت بھٹنے اندرونی و بیرونی چیلنجز کا سامنا
ہے ان کا مقابلہ کوئی ایک فرد، جماعت یا ملک نہیں
کر سکتا۔ بلکہ مسلمان حکمران، اہل علم، ذرائع ابلاغ کے
مآئندے، سائنس دان، سوشل اور سیاسی مفکرین اور
مغرب میں بسنے والے مسلمان سکالرز مل کر ایسا لائحہ
عمل مرتب کریں جس سے امت اجتماعی ترقی سے نکل
کر عروج آتا ہو سکے۔

The answer is lengthy and will affect your time management. So shorten it a bit. 8-9 pages are enough

Improve the paper presentation and the structure